تحریم الخمر والزنا واللواط
والمعازف والعشق

از تالیف لطیف عمدة المفسرین قدوة المحدثین حامی سنن
ماحی بدع وفتن علامۂ زمان نواب والاجاہ امیر الملک سید
محمد صدیق حسن خانصاحب القنوجی البخاری
ثم البهوفالی علیہ الرحمۃ والغفران نور اللہ تعالے مرقدہ

منجانب
ناصر حدیث سید المرسلین حاجی حافظ شیخ حمید اللہ صاحب
سوداگر دام اللہ فیوضہم صدر بازار دہلی

طبع فی المطبع جی اینڈ سنز الواقع فی بلدۃ الدہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ ومن یقتفیہ

اما بعد یہ رسالہ ہے بیان میں تحریم شراب وزنا ولواطہ ومعازف وعشق کی ہر چند گناہ کبیرہ جو متعلق اعضا ہوتے ہیں چارسو ایک ہیں لکن یہ پانچ گناہ اس طرح کے ہیں کہ ایک جہان کا عیش گویا یہی اعمال ٹھیرے ہیں گرفتاری مسلمانوں کی مرد ہوں یا عورت بیشتر انہیں کبائر میں ہے اور لوگ ان کاموں کی کرنے میں کچھہ عیب نہیں جانتے بلکہ ان گناہوں کو ہلکا سمجھکر اپنی مجلسوں میں فخر کرتے ہیں اور جو مال حلال یا حرام ہاتھہ آتا ہے وہ انہیں معاصی میں خرچ ہوتا رہتا ہے حالانکہ انجام انکا بعد موت کے قبر میں پھر حشر میں بہت برا ہے اور جما رہنا انپر دنیا میں سبب سوء خاتمہ کا ہوتا ہے عیاذا باللہ اسلئے ہر مسلمان پر واجب ہے کہ ان گناہوں سے بچے یا بربادی آخرت پر راضی ہو پھر اسیقدر فرض ہے کہ جو کچھہ شرع شریف میں اس بابت آیا ہے ہم اوسکو سب کے کان میں ڈالدیں

ماننا نہ ماننا اونکا کام ہے

فصل بیان میں شرابخواری کے

حدیث ابوہریرہؓ میں فرمایا ہے کہ شرابی وقت شراب پینے کے مومن نہیں رہتا ہے رواہ الشیخان واھل السنن یعنی اوس وقت ایمان اوس سے الگ ہو جاتا ہے وہ بے ایمان رہجاتا ہے۔ نسائی کا لفظ یہ ہے کہ جس نے یہ کام کیا اوس نے پٹہ اسلام کا اپنی گلے سے نکالڈالا ہاں اگر توبہ کریگا تو اللہ قبول فرمانیوالا ہے ابن عمر رفعا کہتے ہیں اللہ نے لعنت کی ہے شراب پر اور پینے والے اور پلانے والے اور خرید کرنے والے

اور کھینچنے والے اور نچوڑنے والے اور بنانے والے اور اوٹھانے والے پر اور جس کے پاس اوٹھاکر لیجائیں رواہ ابوداود وابن ماجہ میں ذکر آکل ثمن کا بھی کیا ہے یعنی جو کوئی اوس کی قیمت کھائے اوسپر بھی لعنت ہے یہ سب دس شخص ہوئے سو زبان خدا ورسول پر ملعون ہیں انس بن مالک کی حدیث میں بھی ان دس شخصوں پر لعنت آئی ہے رواہ ابن ماجۃ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے حافظ نے کہا اسکے سب راوی ثقہ ہیں۔

مغیرہ بن شعبہ رضہ کہتے ہیں جو شخص۔

شراب بیچے اوسکو چاہیے کہ سور بھی کہائے رواہ ابو داؤد خطابی نے کہا یہ اس لئے کہ گناہ میں یہ دونوں امر برابر ہیں جیسے شراب بیچنا ویسے ہی سور کہانا ابن عباس کی حدیث میں فرمایا ہے میرے پاس جبریل نے آکر کہا اے محمد اللہ نے لعنت کی ہے خمر پر اور خمر کے بنانے والے اور صاف کرنے والے اور پینے والے پر اور جس کے پاس اوسکو لیجائیں اور خریدار اور فروشندہ و ساقی و مستقی پر یعنی جو پلائے اور جسنے پی رواہ احمد باسناد صحیح وابن حبان حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے حدیث ابو امامہ میں فرمایا ہے ایک قوم اس امت کے رات کو کہانے پینے لہو ولعب میں بسر کریگی صبح کو بندر و سور بنجائیگی اونکو خسف وقذف پہونچیگا لوگ چرچا کرینگے کہ آج کی رات فلاں خاندان میں یا فلاں گھر میں خسف ہوا ہے پھر اونپر آسمان سے پتھر برسیں گے جس طرح کہ قوم لوط علیہ السلام پر برسے تھے اور اون کے گھروں پر قذف ہوگا اور باد عقیم چلیگی جس طرح کہ قوم عاد پر چلی تھی اور وہ ہلاک ہو گئے تھے اور اون کے گھروں پر جنمیں شراب پی جاتی تھی اور حریر پہنا جاتا تھا اور گانے والیاں ہوتی تھیں آندہی آئیگی رواہ احمد وابن ابی الدنیا والبیہقی یہ حادثہ اس امت میں کئی بار ہو چکا ہے اور ہوتا رہیگا اللہ تعالے بعض جگہہ اپنا عذاب ظاہر کرکے لوگوں

کو ہوشیار کر دیتا ہے لکن جن کی گھٹی میں یہ افعال پڑے ہیں اونکی آنکھیں ہرگز نہیں کھلتیں اور نہ وہ خواب غفلت سے جاگتے ہیں اونکا جاگنا جب ہی ہوگا کہ اوپر بھی یہی بلا اوتریگی یا مر کر قبر میں جائیں گے تب کہیں اونکو یقین اپنے اس انجام ناکام کا ہوگا اِنَّا لِلّٰہِ علی بن ابی طالب نے رفعاً کہا ہے کہ جب میری امت پندرہ کام کریگی تب اوپر بلا اوتریگی پوچھا وہ کیا کام ہیں کہا جب[۱] غنیمت کو مال اور[۲] امانت کو غنیمت اور[۳] زکوۃ کو تاوان جانیں گے اور مرد[۴] جورو کا مطیع ہوگا اور ماں[۵] کا نافرمان یار[۶] سے سلوک کریگا اور[۷] باپ سے جفا اور مسجدوں[۸] میں شور و غل ہوگا اور[۹] قوم کا سردار کمینہ ہوگا آدمی[۱۰] کی عزت ڈر[۱۱] سے اوسکی بدی کے کیجائیگی شراب[۱۲] خواری ہوگی حریر[۱۳] پہنا جائیگا گانے[۱۴] والیاں اور باجے[۱۵] ظاہر ہونگے پچھلی[۱۶] امت اگلی امت پر لعنت کریگی اس وقت میں تم ایک لال آندھی یا خسف یا مسخ کے منتظر رہو رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اب ہر شخص معلوم کر سکتا ہے کہ یہ سب چیزیں اس امت میں مروج ہیں یا نہیں سو جبکہ مروج ہیں تو اب بلا کے آنے کا شکوہ ناحق ہے اسی کو غنیمت جاننا چاہیے کہ ابتک خسف و مسخ نہیں ہوا اگرچہ بعد موت کے اس خواب غفلت سے جاگ اوٹھیں گے اس انجام کا یقین کر لینا ضرور ہے خواہ یہاں ہو یا وہاں بلکہ نظر بصیرت میں نزدیک اہل معرفت کے یہ خسف و مسخ حالت موجودہ مسلمین میں واقع ہو چکا ہے اگر صورت مسخ نہیں ہوئی ہے تو دل تو ضرور مسخ ہو چکے ہیں اِلّا ماشاء اللہ تعالی اور خسف بھی اکثر جگہہ پایا گیا فَاعْتَبِرُوْا مِنْہُ یَا اُولِی الْاَبْصَارِ حدیث ابوہریرہؓ میں فرمایا ہے جس نے زنا کیا یا شراب پی اللہ نے اوس سے ایمان چھین لیا جس طرح کہ کوئی شخص اپنے سر سے پیراہن اوتار لیتا ہے رَوَاہُ الْحَاکِمُ ابن عباس کا لفظ رفعاً یہ ہے جو شخص ایمان رکھتا ہو اللہ اور دن آخرت پر وہ شراب نہ پیے اور نہ مجلس شراب میں بیٹھے رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ معلوم ہوا کہ جیسے شراب کا پینا

لہ ظلم
عہ یعنی زکوۃ کی بری معلوم دینے لگے اور اسکی ادا کرنا بلا سمجھے ۱۲
عہ یعنی زمین دھنسنا یا آسمان سے پتھر برسنا یا صورتیں بدل جانا یعنی آدمی کی صورت بدل کر بندر یا سور ہو جانا قریب دو سال کے بلکہ زیادہ ہوئے کہ ایک گاؤں ملک پنجاب میں دو شخص بدولت گستاخی نماز کی بندر ہو گئے اور مکان کی چھت پھٹی اور ریچھ جیسے بڑی بڑی صورت کے ہو گئے تھے نمونہ عذاب کا ہے ۱۲ اعاذنا اللہ منہ
پس اسے عقل والو ایسی باتیں سنکر عبرت پکڑو واسطے اللہ کے ڈر کر ایسے کاموں کو چھوڑ دو ۱۲

ہے ویسے ہی مجلس شراب میں حاضر ہونا خبّاب بن ارتؓ کہتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا ہے
تو دور رہ شراب سے کہ یہ گناہ ایجاد کرتی ہے جس طرح کہ درخت شاخیں نکالتا ہی
رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ پہر حدیث ابن عمر میں فرمایا ہے کہ ہر نشہ شراب ہے اور ہر نشہ حرام ہی
اور جو ہمیشہ دنیا میں شراب پیئگا وہ آخرت میں نہ پیئے گا رَوَاہُ الشَّیْخَانِ وَ اَھْلُ السُّنَنِ مسلم
کا لفظ یہ ہے کہ وہ آخرت میں محروم ہوگا خطابی وبغوی نے کہا مراد یہ ہے کہ وہ جنت میں
نجائیگا یعنی اگر بے توبہ مر گیا ہے ابو موسے کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ دائم الخمر داخل بہشت نہوگا
اللہ اوسکو نہر غوطہ میں سے پلائیگا پوچھا نہر غوطہ کیا ہے فرمایا ایک نہر ہے جو حرامکار عورتوں
کی شرمگاہ سے بہے گی اہل دوزخ کو بوا اونکے اندام کی ستائیگی رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْ یَعْلٰی وَ ابْنُ حِبَّانَ
وَ الْحَاکِمُ وَ صَحَّحَہٗ حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہے چار شخص ہیں اللہ پر واجب ہے کہ اونکو جنت
میں داخل نکرے اور نہ وہاں کے آرام کا مزہ چکھائے ایک دائم الخمر دوسرا سود خوار
تیسرا مال یتیم کا کہانیوالا چوتھا ماں باپ کا عاق رَوَاہُ الْحَاکِمُ انس کا لفظ مرفوع یوں ہے
کہ نہ گہسیگا دیوار قدس یعنی جنت میں دائم الخمر اور عاق اور دیکر احسان رکہنے والا رَوَاہُ
اَحْمَدُ مراد اس سے بہشت ہی یعنی یہ تین قسم کے لوگ جنانِ فردوس میں نہ جائینگے ابن عباس کی
حدیث میں فرمایا ہی دائم الخمر اگر مر جائیگا تو اللہ سے مثل بت پرست کے ملیگا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ رِجَالُہٗ رِجَالُ
الصَّحِیْحِ دوسرا لفظ انکا رفعاً یوں ہی جو ملا اللہ سے اور وہ شراب پیا کرتا تہا تو مثل بت پرست کے
ملیگا رَوَاہُ ابْنُ حِبَّانَ ابو موسی نے کہا مجھکو کچھ پروا نہیں ہے کہ میں شراب پیوں یا اللہ کو چہوڑ کر
اس ستون کو پوجوں رَوَاہُ النَّسَائِیُّ یعنی شراب پینا اور بت کا پوجنا برابر ہے **ف** حدیث ابن
عمر میں فرمایا ہے تین شخص ہیں کہ حرام کیا ہے اللہ نے اونپر جنت کو ایک دائم الخمر دوسرا عاق
تیسرا دیوث جو اپنی جورو کو خبث پر برقرار رکہتا ہے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ اللَّفْظُ لَہٗ وَ النَّسَائِیُّ وَ الْبَزَّارُ

له یعنی ہمیشہ شراب پینے والا ۱۲
سه جسم یعنی شرمگاہ
سه نافرمان
سه جمع جنت یعنی جنتوں ۱۲
سه یعنی برے کاموں میں ۱۲

وَالْحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ مرقاۃ میں لکہا ہے کہ مراد لفظ خبث سے زنا و مقدمات زنا اور سائر معاصی ہیں جیسے شرب خمر و ترک غسل جنابت و نحوہا ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہیں کہ جنت کی ہوا پانچسو برس کی راہ سے آتی ہے تین شخص اوسکو نہ پائینگے ایک دیگر منت کہنے والا دوسرا عاق تیسرا دائم الخمر رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الصَّغِیْرِ عمار بن یاسر کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ تین آدمی ہرگز جنت میں نجائینگے دیوث اور زن مردانہ اور دائم الخمر کہا اے رسول خدا دائم الخمر کو تو ہم پہچانتے ہیں دیوث کون ہوتا ہے فرمایا اَلَّذِیْ لَایُبَالِیْ مَنْ دَخَلَ عَلٰی اَہْلِہٖ یعنی وہ شخص جو کچہ پروا اس بات کی نکرے کہ اوسکے گہروالوں کے پاس کون آتا جاتا ہے کہا زن مردانہ کون ہوتی ہے فرمایا جو مشابہ مردوں کے بنے رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ وَرُوَاتُہٗ لَا اَعْلَمُ فِیْہِمْ مَجْرُوْحًا وَشَوَاہِدُہٗ کَثِیْرَۃٌ یعنی عورت ہوکر مردانہ جوتا پہنے یا ٹوپی لگائے یا انگرکہا پاجامہ پہنے یا تیر کمان رکہے یا گہوڑے پر سوار ہو یا مرد کی سی بات چیت کرے حدیث ابن عباس میں فرمایا ہے تم بچو شراب سے کہ یہ کنجی ہے ہر بدی کی رَوَاہُ الْحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ حذیفہ کا لفظ یہ ہے کہ خمر جامع گناہ ہے اور عورتیں جال ہیں شیطان کی اور محبت دنیا کی سر ہے ہر گناہ کا رَوَاہُ رَزِیْنٌ آدمی نے جب شراب پی تو اب اوس سے ہر گناہ ہوگا زنا بھی کریگا ناچ گانے بجانے میں بھی رہیگا موہنہ سے گالی بھی بکیگا بے شرمی کے کام کریگا اپنے گناہوں کا بیان کریگا اپنے عیب کو نہ چھپائیگا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ چنانچہ اکثر شرابخوروں کا یہی حال دیکہا گیا ہی حکایت ابن مسعود رفعاً کہتے ہیں ایک بادشاہ بنی اسرائیل نے ایک شخص کو پکڑکر اختیار دیا کہ تو شراب پی یا ایک جان کو قتل کر یا زنا کر یا سور کا گوشت کہا ورنہ تجہکو قتل کر دیا جائیگا اوس نے کہا اچہا میں شراب پی لونگا اوس نے شراب پی تو یہ سارے کام کیے حضرت نے فرمایا جو کوئی ایکبار شراب پیتا ہی چالیس دن اوسکی نماز قبول نہیں ہوتی اور جو شخص مرا اور اوس کے پیٹ میں کوئی

یعنی جنکا انجام زنا ہو جیسے مخنث سا ... زینت ... یعنی ... وغیرہ ۱۲ ... ۱۲

قطرہ شراب کا تہا تو جنت اوسپر حرام ہوتی ہی اور اگر اندر چالیس رات کے مر گیا تو اوسکی موت
جاہلیت کی سی ہوتی ہی رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ وَالحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ جو شخص ایسی
دوا کہائے جسمیں کوئی جزر شراب کا ہے پہر مر جاے تو وہ بہی اس حکم میں داخل
ہے **حکایت** عثمان بن عفان نے حضرت کو سنا فرماتے تھے تم بچو ام الخبائث سے
تم سے پہلے ایک شخص تھا وہ عبادت کرتا تہا لوگوں سے الگ رہتا تہا ایک عورت اسکو
چاہنے لگی اوس کے پاس ایک خدمتگار بہیجکر بلایا اور کہا تم کو ایک گواہی کے لیے بلاتی ہوں
جب وہ آیا تو عورت نے ایک ایک دروازہ جسمیں وہ داخل ہوجاتا تہا بند کرانا شروع
کیا یہانتک کہ جب وہ خلوتگاہ تک پہونچا تو ایک چمکتی عورت بیٹہی ہوئی اوسکو ملی اوس کے
پاس ایک لڑکا اور ایک مٹکا شراب کا رکہا تہا اوس نے کہا میں نے تجہے گواہی کیلیے نہیں بلایا
ہے بلکہ اس لیے بلایا ہے کہ تو اس لڑکے کو مار ڈال یا مجہسے صحبت کر یا ایک پیالہ شراب کا پی
اگر تو انکار کریگا تو میں چیخ مار کر تجہکو رسوا کرونگی اوس نے جب دیکہا کہ کسیطرح میرا
چہٹکارا نہیں ہوتا ہے تو کہا خیر ایک پیالہ شراب کا مجہے پلا دے جب ایک ساغر پیا تو
کہا اور دے یہانتک کہ پہر اوس عورت سے زنا کیا اور اوس لڑکے کو مار ڈالا سو تم
شراب سے بچو واللہ ایمان اور مداومت خمر کا کسی شخص کے سینے میں ہرگز جمع نہیں ہوتا ہے
دونوں میں سے ایک ضرورہی خارج ہوجاتا ہے رَوَاہُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْبَیْہَقِیُّ رَفْعًا وَوَقْفًا ہاروت
ماروت کا قصہ قرآن میں آیا ہی اونکو زہرہ نے شراب پلا کر زنا و قتل میں گرفتار کردیا تھا
اونہوں نے ہوش میں آکر عذاب دنیا کو عذاب آخرت پر اختیار کیا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ بِطُوْلِہٖ
ابن عباس کہتے ہیں جب شراب حرام ہوئی تو اصحاب ایک دوسرے کے پاس جاکر کہنے
لگے کہ خمر حرام ہوئی اور برابر شرک کے ٹہیری رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ وَرِجَالُہٗ رِجَالُ الصَّحِیْحِ ابوہریرہ کا

ملہ یعنی سب پیچھا پہلی مال سے جب انسان اس پیچھا کو عمل میں لاتا ہے تو سگر کام پیچھا کے اسکے عملدر پہنچے یہی ۱۳ پیالہ ۱۳ پیچھا نہیں شراب کے پیسنا ۱۳

لفظ رفعا یہ ہے کہ جو کوئی شراب پیے گا اللہ اوسکو آب گرم جہنم پلائیگا رواہ البزار حدیث جابر میں فرمایا ہے ہر نشہ حرام ہے اور اللہ کے پاس اس بات کا عہد ہے کہ جو کوئی نشہ پئیگا اوسکو طینۃ الخبال پلائیگا پوچھا یہ کیا چیز ہے فرمایا پسینا اور نچوڑ ہے دوزخیوں کا رواہ مسلم والنسائی مست کے فرشتے نہیں آتے اوسکو بزار نے ابن عباس سے بسند صحیح روایت کیا ہے اسی طرح جس عورت سے خاوند ناخوش ہوتا ہے یا کوئی مست ہوتا ہے تو اللہ اونکی نماز قبول نہیں کرتا یہانتک کہ خاوند راضی ہو اور وہ مست ہوش میں آئے رواہ الطبرانی وابن خزیمۃ وابن حبان والبیہقی حدیث ابوامامہ میں فرمایا ہے میرے رب نے اپنی عزت کی قسم کھائی ہے کہ نہ پیے گا کوئی بندہ میرے بندوں میں سے ایک گھونٹ شراب کا لکن پلاؤں گا میں اوسکو آب گرم جہنم پھر خواہ عذاب کروں یا بخشوں اور نہ پلائیگا وہ کسی چھوٹے بچے کو کوئی گھونٹ اوسکا لکن پلاؤں گا میں اوسکو حمیم جہنم خواہ وہ معذب ہو یا مغفور ترک نہیں کرتا اوس کو کوئی بندہ میرے بندوں میں میرے ڈر سے لکن پلاونگا میں اوسکو حظیرۃ القدس سے رواہ احمد یعنے اگر شرابی بخشا بھی گیا تب بھی اوسکو عوض بادہ نوشی کے پہلے عذاب ہولیگا تب مغفرت ہوگی اور تارک خمر شراب طہور پیے گا وللہ الحمد والمنۃ حکایت شیدا شاعر متوفی ۱۰۸۰ھ نے جب یہ مطلع کہا سے چیست دانی بادہ گلگوں مصفا جوہری ۔ حسن را پروردگار عشق را پیغمبری ۔ اور شاہجہاں بادشاہ کے کان تک پہونچا تو وہ نہایت غضب میں آئے اور کہا اس نے ام الخبائث کا وصف ناز یبا کیا ہے پھر اوس کو اپنے ملک محروسہ سے اخراج کر دیا اسیطرح عالمگیر بادشاہ نے رواج دیوان حافظ کا اپنے ملک محروسہ میں بند کر دیا تھا کہ لوگ اوس کے مطالعہ کرنے سے فاسق عاشق بنتے ہیں فی الواقع شان ملوک اسلام کی ایسی ہوتی تھی جزاھم اللہ عنا خیرا انس رفعا کہتے ہیں جسنے

جہنم کا گرم پانی ۱۲ کیچڑ ہوا پانی ۱۲ یعنی نہ پئیگا ۱۲ نوری سی جگہ ۱۲ شراب ۱۲ نظارہ ۱۲ کتابیں رکھنے والی ۱۲ ناز نینا رہا کتاب رہ کر تمر اور تعظیم کی نظر دیکھا جاتا ہے ۱۲

ترک کیا خمر کو اور وہ قادر ہے اوسپر تو پلاؤنگا میں اوسے حظیرۃ القدس سے اور جسنے چھوڑ
دیا پہننا حریر کا اور وہ پہن سکتا تھا تو پہناؤنگا میں اوسکو حظیرۃ القدس سے رواہ البزار باسناد
حسن ابن عباس کا لفظ مرفوع یہ ہے جسنے پیا ایک گھونٹ خمر کا قبول نہیں کرتا اللہ اوس سے
تین دن تک فرض و نفل اور جسنے ایک پیالہ پیا اوسکی نماز چالیس صبح تک پذیرا نہیں ہوتی
اور دائم الخمر کا یہ حال ہے کہ اللہ پر حق ہے کہ اوسکو نہر خبال سے پلائے پوچھا وہ کیا ہے
فرمایا پیپ دوزخیوں کی رواہ الطبرانی ابن عمر رفعا کہتے ہیں جو مرا میری امت میں سے
اور وہ شراب پیتا تھا حرام کردیتا ہے اللہ اوسپر شراب جنت کو اور جو مرا اور سونا پہنتا تھا
حرام کردیتا ہے اوسپر لباس جنت کو رواہ احمد والطبرانی ورواۃ احمد ثقات بعض احادیث
میں حکم قتل کرنے شرابی کا بار چہارم میں آیا ہے لکن یہ حکم باقی نہیں رہا منسوخ ہوچکا ہے
مگر عذاب آخرت بدستور باقی ہے حدیث ابن عمر میں آیا ہے کہ اگر بار چہارم میں بھی توبہ کی
تو اللہ اوسپر غضب کرتا ہے اور نہر خبال یعنی صدید اہل نار پلائیگا رواہ الترمذی بطولہ وحسنہ
والحاکم وصححہ نسائی کا لفظ وقفا یہ ہے کہ جسنے شراب پی اور نشہ ہوا اوسکی نماز قبول نہیں
ہے جبتک کہ پیٹ اور رگوں میں کچھ باقی ہے اور اگر مرگیا تو کافر مرا اور اگر نشہ ہوا تو پھر
چالیس دن تک کی نماز نامقبول ہے اور اگر مرگیا تو کافر مرا دوسری روایت میں یوں
ہے کہ اگر مرگیا تو داخل نار ہوا ہاں اگر توبہ کرلیگا تو اللہ قبول کرنیوالا ہے مگر بار چہارم میں پھر
وہی عصارہ اہل نار پینے کو ملیگا رواہ ابن حبان والحاکم ونحوہ فی ابی داود وعند احمد باسناد
حسن کذا عند البزار والطبرانی حدیث انس بن مالک میں فرمایا ہے جسنے چھوڑا دنیا کو اور
وہ مست تھا تو قبر میں بھی مست جائیگا اور مست ہی قبر سے اوٹھیگا اور اوسکے لئے حکم آگ
کا ہوگا اور وہ سکران ہوگا دوزخ میں ایک چشمہ ہے جس سے پیپ اور خون بہتا ہے وہ

اسکا طعام و شراب ٹھیریگا جبتک کہ آسمان و زمین ہیں رَوَاہُ الْاَصْبَہَانِیُّ بِسَنَدٍ ضَعِیْفٍ ف
مکلف مختار نے جب نشہ کی چیز پی تو اب امام اوسکو چالیس یا کم یا زیادہ کوڑے مارے
یا جوتے لگائے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مارے تھے اور عمر رضی اللہ عنہ نے
اسی کوڑے اور زمانہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کبھی ہاتھ اور کپڑے اور جوتوں سے
بھی مارا تھا ایک بار بلکہ کسی اقرار یا دو گواہ عدل یا قے سے ثبوت شرب مسکر کا ہو کر حد لازم
آتی ہے اور قتل کرنا شرابی کا بار چہارم میں منسوخ ہے ❖

فصل بیان میں زنا کے ❖

حدیث ابوہریرہؓ میں آیا ہے کہ زانی وقت زنا کے مومن نہیں رہتا ہے رَوَاہُ الشَّیْخَانِ وَ
اَہْلُ السُّنَنِ بزار نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ اَلْاِیْمَانُ اَکْرَمُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ یعنی ایمان کی عزت نزدیک اللہ کے
اس سے زیادہ ہے کہ اس وقت وہ اوس کے پاس رہے ابن مسعود رفعا کہتے ہیں حلال نہیں ہے خون
کسی مسلمان کا مگر تین شخص کا ایک بیاہا ہوا زانی دوسرے جان عوض جان کے تیسرے تارک
دین مفارق جماعت رَوَاہُ الشَّیْخَانِ وَ اَہْلُ السُّنَنِ عبد اللہ بن زید نے حضرتؐ کو سنا فرماتے تھے
اے کسبیو عرب کی مجھکو بڑا ڈر تم پر زنا اور چھپی شہوت کا ہے رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ مراد حرامکاری
اور آشنائی ہے عثمان بن ابی العاص رفعا کہتے ہیں نصف شب کو دروازہ آسمان کے کہلجاتے ہیں
منادی ندا کرتا ہے کہ ہے کوئی داعی جسکی دعا قبول کیجائے ہے کوئی سائل جسکا سوال پورا کیا جائے
ہے کوئی غمزدہ جسکا غم دور کیا جائے پہر جو مسلمان اوس دم دعا کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے
مگر دعا زانیہ کی جو اپنی شرمگاہ کو لئے ہوئے دوڑتی پہرتی ہے اور عشار کی جو سائرات کا محصول
اوگہاتا یا لیتا ہے رَوَاہُ اَحْمَدُ حدیث عبد اللہ بن بسر میں فرمایا ہے حرامکاروں کے مونہہ آگ سے

لہ یعنی بہشت ۱۲
عہ یعنی عاقل بالغ ۱۲
سہ اور کسی نے زبردستی نہیں پلایا بلکہ اپنی خوشی سے پیا ۱۲
عہ نشے والی چیز ۱۲
ھہ دین حق کو چھوڑنے والا ۱۲
ھہ مسلمانوں کی جماعت میں دنیاوی کاموں کی وجہ سے پھوٹ ڈالنے والا ۱۲

پھر کہینگے رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ بِسَنَدٍ ضَعِیفٍ ابن عمر کا لفظ یہ ہی کہ زنا مورث فقر ہی رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ اکثر حرامکار آخر کو محتاج ہوجاتے ہیں مرد ہوں یا عورت سمرہ بن جندب کہتے ہیں کہ حضرتؐ نے فرمایا مینے آج کی رات ایک چیز تنور کیطرح دیکھی جسکا مونہہ تنگ اور پیٹ کشادہ تھا اوسکے نیچے آگ بھڑک رہی تھی جب وہ اونچی ہوتی تو وہ لوگ بھی اونچے ہوجاتے اور جب پست ہوجاتی تو وہ بھی اوسمیں گرجاتے اوسمیں مرد و عورت تھے دوسری روایت میں اتنا زیادہ آیا ہی کہ وہ اوس کے اندر شور و غل مچاتے چیختے چلاتے تھے جہانک کر دیکھا تو ننگے مرد و عورت تھے اونکے نیچے سے لپٹ آگ کی آتی جب وہ لپٹ اونکو لگتی تو چلاتے تیسری روایت میں ہی کہ وہ ننگے مرد عورت حرامکار مرد عورت تھے رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ بِطُولِہٖ حدیث طویل ابو امامہ میں فرمایا ہی کہ مجھے خواب میں وہ مرا کر ایک پہاڑ پر لیگئے مینے ایک قوم دیکھی کہ اونکو ورم سا چڑھا تھا اور بہت بدبودار تھی گویا اونکی بدبو پاخانے کے سی تھی مینے کہا یہ کون ہیں کہا زانی مرد و عورت الحدیث رَوَاہُ ابْنُ خُزَیْمَۃَ ابو ہریرہؓ نے رفعا کہا ہے آدمی جب زنا کرتا ہی ایمان اوس کے اندر سے نکلکر چھتری کی طرح ہوجاتا ہی جب وہ باز آتا ہی تب پھر رجوع کرآتا ہی رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاللَّفْظُ لَہٗ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ وَالْحَاکِمُ بیہقی کا لفظ یہ ہی کہ ایمان ایک سربال ہے اللہ جسکو چاہتا ہی پہناتا ہی جب آدمی نے زنا کیا وہ سربال اوس سے چھین لیا گیا اگر توبہ کی تو واپس ملا یعنی دیا گیا اللہ نے زنا کو ہمراہ شرک کے ذکر کیا ہی حکایت حدیث ابو ذر میں آیا ہی کہ ایک عابد بنی اسرائیل کا ساٹھہ برس اپنے صومعہ میں عبادت کی تھی ایک دن وہ اپنی عبادتگاہ سے باہر نکلا ایک عورت ملی اوس سے باتیں کرنے لگا یہانتک کہ اوس سے جماع کیا پھر مرگیا اوسکی عبادت کو اوسکے زنا سے تولا تو زنا بھاری نکلا الحدیث رَوَاہُ ابْنُ حِبَّانَ حدیث ابو ہریرہؓ میں فرمایا ہی تین شخص ہیں کہ دن قیامت کے اللہ اونسے بات نکریگا اور نہ اونکو پاک کریگا یعنی گناہ سے اور نہ اونکی طرف نگاہ کریگا بلکہ اونکے

لئے عذاب الیم ہوگا ایک بوڑہا زانی دوسرا بادشاہ دروغگو تیسرا عیالدار متکبر رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ طبرانی کا لفظ یہ ہی کہ نظر نکریگا اللہ دن قیامت کے طرف بوڑہے زانی اور بڑہیا زانیہ کے دوسری روایت ابوہریرۃؓ میں یوں آیا ہی کہ اللہ شیخ زانی کو دشمن رکہتا ہی رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ اسیطرح بڑہیا زانیہ کو حدیث سلمان میں فرمایا ہی داخل نہوگا جنت میں بوڑہا حرامکار رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ یہی حکم بڑہیا حرامکار کا ہے ابوذر نے رفعا کہا ہی کہ اللہ دشمن رکہتا ہے شیخ زانی کو رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ ابن عمر مرفوعا کہتے ہیں اللہ نظر نہیں کرتا ہے طرف اشیمط زانی کے رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ اشیمط وہ ہے جسکے بال کچہہ سیاہ کچہہ سفید ہوں یعنی ادہیڑ عمر کا حرامکار حدیث نافع میں فرمایا ہی جنت میں بوڑہا زانی نجائیگا رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ جابر کا لفظ رفعا یہ ہی جنت کی ہوا ایکہزار برس کی راہ سے آتی ہے مگر شیخ حرامکار اوسکو نہ پائیگا رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ یہی حکم عاق و قاطع رحم کا ہی حدیث بریدہ میں فرمایا ہے ساتوں آسمان و زمین لعنت کرتے ہیں بوڑہے زانی پر اور بدبو زانیوں کی شرمگاہ کی دوزخیونکو ایذا دیگی رَوَاهُ الْبَزَّارُ علی مرتضی نے رفعا کہا ہی کہ لوگوں پر دن قیامت کے ایک بدبودار ہوا چلیگی اوس سے ہر نیک و بد ایذا پائیگا جب وہ ہر کسی کو پہونچ جائیگی تو ایک منادی ندا کریگا کہ تم جانتے ہو کہ یہ بدبو کیا ہے وہ کہیں گے ہم نہیں جانتے مگر یہ بات ہے کہ یہ ہر جگہہ پہونچ گئی کہا جائیگا یہ ریح ہی فروج زناۃ کی جو اللہ سے اپنا زنا لیکر ملی اور توبہ نہ کی رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا اور حدیث نہر غوطہ کی فصل اول میں گذر چکی کہ وہ فروج مومسات یعنی زانیات سے جاری ہوگی اور اہل دوزخ کو اپنی بدبو سے ایذا پہونچائیگی ف عبداللہ بن سعد نے رفعا کہا ہی کہ جب میں اوپر چڑہا تو میں نے کچہہ لوگ دیکہے جنکی کہال آگ کی قینچیوں سے کتری جاتی تہی مینے کہا اے جبرئیل یہ کون ہیں کہا یہ وہ لوگ ہیں جو زنا کے لئے بنتے سنورتے ہیں

سلہ یعنی زانیہ عورتوں کی شرمگاہوں کی بو ہے ۱۲

ف زینت برائے زنا

پھر میرا گذر ایک چاہ بدبو دار پر ہوا اوسمیں سخت آوازیں آتی تھیں میں نے پوچھا یہ کون ہیں کہا یہ تمہاری عورتیں ہیں جو حرام کرانے کو بنتی سنورتی ہیں اور جو کام حلال نہیں ہیں وہ کرتی ہیں رَوَاہُ البَیْہَقِیُّ انس بن مالک کی حدیث میں رفعاً آیا ہی کہ مقیم زنا پر مثل بت پرست کے ہی رَوَاہُ الخرائطی اور یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے کہ دائم الخمر اللہ سے بعد موت کے مثل عابد وثن کے ملیگا منذری نے کہا اسمیں شک نہیں ہی کہ زنا اشد و اعظم تر ہے نزدیک خدا کے شرب خمر سے واللہ اعلم حدیث ابن عمر میں آیا ہی کہ لعنت کی ہی حضرتؐ نے واصلہ مستوصلہ واشمہ مستوشمہ پر رَوَاہُ السِّتَّۃُ حدیث ابن مسعود میں ذکر متنمصات و متفلجات کا بھی آیا ہی رَوَاہُ السِّتَّۃُ واصلہ وہ ہی جو بال میں بال جوڑے مستوصلہ وہ ہے جسکے بال میں بال لگائے جائیں واشمہ وہ ہے جو ہاتھ مونہہ کو سوئی سے گود کر سرمہ یا سیاہی بھرے مستوشمہ وہ ہے جسکے ساتھ یہ کام کیا جائے متنمصہ وہ ہی جسکے بھوں باریک بنائی جائے نامصہ وہ ہی جو بھوں کو باریک کرے متفلجہ وہ ہے جو دانت ریت کر برابر کرے واسطے خوبصورتی کے اور اللہ کی خلقت کو بدلدے یہ سب اشیاء داخل ہیں آرائش و پیرائش میں حضرتؐ نے انسے منع کیا ہے اور ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہی زناکار عورتیں اس طرح کے بہت کام کرتی ہیں حدیث ابن عباس میں رفعاً آیا ہی ایک قوم ہوگی زمانہ آخر میں جو سیاہ خضاب کریگی جیسے حوصلہ کبوتر کا وہ جنت کی ہوا نہ پائیگی رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَقَالَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ امام نووی نے اس حدیث کو حق میں مرد و عورت دونوں کے قائم رکھا ہی یہ اسی لیے ہوگا کہ اسمیں جوان بننا ہی اور اپنا عیب چھپانا اللہ کو فریب پسند نہیں آتا حدیث میں آیا ہی کہ حضرتؐ نے زور سے منع کیا ہی رَوَاہُ الشَّیْخَانِ الحاصل جو زینت کسی بری نیت و عمل کیلئے کیجاتی ہی وہ گناہ کبیرہ ہوتی ہی خصوصاً مستورات کا خوب سا بننا سنورنا عطر لگانا محفل میں آراستہ ہو کر سب کے سامنے بیٹھنا یہ سب مقدمات ہیں زنا کے اور افعال ہیں فرقہ مومسات کے مگر خاوند کیلئے خاص زینت جائز کرنا منع نہیں ہے بلکہ دلیل ہی محبت و مودت پر مگر وجود اسکا

حالت کا بہت کمیاب ہوتا ہے الا ماشاء اللہ تعالےٰ **ف** میمونہ نے کہا مینے حضرتؐ کو سنا فرماتے تھے ہمیشہ رہیگی امت میری خیریت سے جبتک اونمیں رواج ولد الزنا کا نہوگا جب اونمیں حرام کی اولاد ہوگی تو لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عذاب عام بھیجے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ میں کہتا ہوں یہ بلا خاندان ملوک و سلاطین و امرا اور وساء میں ایک مدت دراز سے عام ہوگئی ہی اسیوجہ سے عذاب مسلمین بھی عام ہوگیا ہی ابو یعلی کا لفظ یہ ہی ہمیشہ کام اس امت کا درست رہیگا جبتک کہ حرامی بچے اونمیں ظاہر نہوں گے پھر فرمایا کہ جب زنا ظاہر ہوگا تو محتاجی و تہیدستی آگھیر یگی رَوَاہُ الْبَزَّارُ ابن عمر مرفوعا کہتے ہیں داخل نہوگا جنت میں عاق اور ولد الزنا اور مدمن خمر رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ مراد ولد الزنا سے وہ ہے جو زنا پر جاری ہو یا زانی باپ کی طرح کے بد کام کرے ابن عباسؓ نے مرفوعا کہا ہی جب کسی قوم میں زنا اور سود پھیل جاتا ہی تو وہ لوگ اللہ کے عذاب کو اپنے لئے حلال کر لیتے ہیں رَوَاہُ الْحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ اسکو ابو یعلی نے بہی ابن مسعود سے باسناد جید رفعاً روایت کیا ہے **ف** حدیث ابو ہریرہؓ میں فرمایا ہی جو عورت داخل کرتی ہی کسی قوم میں اوس بچے کو جو اوس قوم کا نہیں ہے وہ نزدیک اللہ کے کچھ چیز نہیں ہے اور نہ وہ جنت میں جائیگی رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ حِبَّانَ زناکار عورتیں حرام کا بچہ جنکر خاوند کے گلے لگا دیتی ہیں حالانکہ وہ اوس کے نطفے کا نہیں ہوتا ہی انکی یہ جزا مقرر ہوئی کہ جنت سے محروم رہیں جو کوئی اپنے نسب کو بدل ڈالتا ہی حدیث میں اوس پر لعنت سخت آئی ہے اس گناہ میں اکثر مرد بھی مبتلا ہو جاتے ہیں کوئی سید بنجاتا ہی اور کوئی اور کچھ یہ سب دغا و فریب دنیا کیلیے ہوتا ہی چند ٹکے شکم برائے اکل **ف** حدیث ابن مسعود میں کہا ہے بڑا گناہ نزدیک اللہ کے یہ ہی کہ تو زنا کرے ساتھ زن ہمسایہ کے رَوَاہُ الشَّیْخَانِ قرآن میں فرمایا ہی کہ جو کوئی زنا کریگا اوسکو دو چند عذاب ہوگا اور وہ ذلیل و خوار ہو کر دوزخ میں جائیگا حدیث مقداد بن اسود میں آیا ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا تم زنا میں کیا کہتے ہو کہا اللہ و رسول نے زنا کو حرام

ذکر ولد الزنا

تحریم کہا ہے بیگانے بچے کو داخل کرنے پر

رکی تغیر نسب

زنا با زن ہمسایہ

۱۵

کیا ہے وہ قیامت تک حرام ہو چکا ہے فرمایا اگر آدمی دس عورتوں سے زنا کرے یہ سہل ہے اوس پر
بہ نسبت اسکے کہ زن ہمسایہ سے زنا کرے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرُوَاتُہٗ ثِقَاتٌ وَالطَّبْرَانِیُّ حدیث ابن عمر میں
فرمایا ہے جو زن ہمسایہ سے زنا کرتا ہے اللہ دن قیامت کے اوسکی طرف نہ دیکھیگا اور نہ اوسکو گناہ سے
پاک کریگا اور فرمائیگا اُدْخُلِ النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِیْنَ رَوَاہُ ابْنُ اَبِی الدُّنْیَا یعنی داخل ہو آگ میں ہمراہ داخل
ہونیوالوں کے جو عورت اجنبی اپنے گھر میں ہو تو اوس سے زنا کرنا بالاولی بدتر ہوگا **ف** ابو قتادہ
کا لفظ رفعا یہ ہے جو شخص بیٹھا بستر پر زن مغیبہ کے مقرر کریگا اللہ اوسکے لئے ایک اژدہا دن قیامت
کے رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ مغیبہ وہ عورت ہے جسکا خاوند غائب ہو ابن عمر رفعا کہتے ہیں مثال اوس شخص کے
جو بستر زن مغیبہ پر بیٹھتا ہے ایسی ہے جیسے کہ کسی شخص کو کوئی کالا سانپ قیامت کے سانپوں
میں سے کاٹے رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ وَرُوَاتُہٗ ثِقَاتٌ حدیث بریدہ میں فرمایا ہے جو کسی شخص کے پیچھے اوسکے
عورت میں خیانت کریگا تو قیامت کے دن اوسکو کھڑا کر کے ساری نیکیاں اوسکی اوس عورت
کے خاوند کو دلادی جاوینگی یہانتک کہ وہ راضی ہو رَوَاہُ مُسْلِمٌ بھلا وہ کاہیکو کوئی نیکی چھوڑیگا حدیث
ابوہریرہؓ میں آیا ہے کہ قیامت کے دن سات آدمیوں کو عرش کے نیچے سایہ ملیگا اونمیں ایک وہ شخص
ہوگا جسکو کسی عورت صاحب منصب و جمال نے بلایا اور اوسنے کہا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں رَوَاہُ
الشَّیْخَانِ **حکایت** ابن عمر نے حضرتؐ سے یہ قصہ بارہا سنا کہ کِفل ایک شخص تھا بنی اسرائیل میں وہ
کسی گناہ کرنے سے نہ چوکتا اوسکے پاس ایک عورت آئی اوسنے اوسکو ساٹھہ دینار دے
تاکہ اوس سے صحبت کرے جب ارادہ کیا تو وہ عورت لرزنے اور کانپنے لگی اور رودی کہا
تو کیوں روتی ہے اوسنے کہا کہ مینے یہ کام کبھی نہیں کیا حاجت نے مجھکو اس کام پر لگایا
کفل نے کہا تو اللہ سے ڈرے اور میں نہ ڈروں جا یہ مال لیجا وَاللہ اب میں کبھی اللہ
کی نافرمانی نکرونگا پھر اوسی رات وہ مرگیا صبح کو اوس کے دروازے پر یہ لکھا ہوا پایا کہ اللہ

نے کفل کو بخشدیا لوگ تعجب میں رہ گئے رواہ الترمذی وحسنہ وابن حبان والحاکم وقال صحیح الاسناد
حدیث ابن عمر میں قصہ اون تین شخصوں کا آیا ہی جو اندر ایک غار کے ناگہاں بند ہو گئے
تھے اور ہر ایک نے اپنے عمل نیک کو یاد کر کے دعا کی تھی اونمیں ایک وہ شخص بھی تھا جو اپنے چچا کی
بیٹی پر فریفتہ تہا ایک بار بعد سالہا سال کے اوسکو ایکسو بیس دینار دیئے کہ اوس سے خلوت کرے
جب اوسپر قادر ہوا تو اوسنے کہا تجھکو حلال نہیں ہے کہ تو اس مُہر کو توڑے مگر حق سے وہ باز آیا
اللہ نے وہ پتھر سر غار سے سرکا دیا رواہ الشیخان وغیرہما **ف** حدیث ابن عباس میں فرمایا ہے
اے جوانان قریش تم اپنی شرمگاہ کو نگاہ رکھو زنا نکرو جو اپنی فرج کو محفوظ رکھیگا اوس کے لیے جنت
ہے رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرطہما بیہقی کا لفظ یہ ہے اے جوانان قریش زنا نکرو جسکی جوانی سلامت
رہے وہ بہشت میں جائیگا **ف** ابوہریرہؓ نے رفعا کہا ہی عورت نے جب نماز پنجگانہ پڑہے
اور شرمگاہ کی حفاظت کی اور خاوند کی اطاعت بجالائی اب وہ جس دروازے سے بہشت کے
چاہے جنت میں جاوی رواہ ابن حبان حدیث ام سلمہ میں رفعا آیا ہے جو عورت مرے اور اوسکا خاوند
اوس سے راضی ہے اوس کے لیے جنت واجب ہو گئی رواہ ابن ماجۃ والترمذی وحسنہ وقال الحاکم صحیح
الاسناد عائشہؓ نے حضرتؐ سے پوچھا تھا کہ سب سے زیادہ بڑا حق عورت پر کسکا ہی فرمایا خاوند کا
پوچھا مرد پر کسکا حق بڑہکر ہے کہا ماں کا رواہ البزار والحاکم واسناد البزار حسن حصین بن محصن
کی عمہؓ سے کہا تھا کہ تیرا خاوند تیری بہشت و دوزخ ہی رواہ احمد والنسائی باسنادین جیدین والحاکم
وقال صحیح الاسناد یہ سب حدیثیں دلیل ہیں وجوب عفت و عصمت پر اور انمیں ترغیب عظیم دی ہے
حفظ شرمگاہ پر حرام اور زنا سے اس لیے کہ زانی بہشت سے روکا جاتا ہی اور اوسکو دوزخ میں
عذاب نار ہوگا اللہم احفظنا حدیث سہیل بن سعد میں فرمایا ہے جو کوئی ضامن ہو میرے لیے
زبان اور شرمگاہ کا میں ضامن ہوتا ہوں واسطے اوسکے جنت کا رواہ البخاری واللفظ لہ والترمذی

ترغیب عفت واطاعت شوہر

زبان و شرمگاہ کی حفاظت کے واجب ہونے

مراد یہ ہے کہ جو گناہ زبان و شرمگاہ سے علاقہ رکھتے ہیں اونسے بچے جیسے زنا و لواطت مسلمؒ حضرت
ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جو بچ گیا شر زبان و فرج سے وہ بہشت میں جائیگا
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَسَنٌ یہ حدیث کئی طریق اور کئی الفاظ سے آئی ہے حضرتؐ نے ضمانت
دخول جنت کی حفظ زبان و فرج پر قبول فرمائی ہے وللہ الحمد ابو موسی رفعاً کہتے ہیں ہر نگاہ
زانیہ ہوتی ہے عورت جب عطر ملکر مجلس میں آئی تو وہ حرامکار ہے رَوَاہُ اَبُو دَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ
حَسَنٌ صَحِیْحٌ نسائی و ابن خزیمہ و ابن حبان کا لفظ یہ ہے جس عورت نے عطر لگایا پھر اوسکا گذر کسی
قوم پر ہوا تو وہ زانیہ ہے اور ہر آنکھ زنا کرتی ہے رَوَاہُ الْحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ اور جو مرد و عورت
باہم صحبت کر کے افشاء راز کرتے ہیں اونکو حدیث ابو سعید میں بدترین مردم فرمایا ہے رَوَاہُ مُسْلِمٌ
وَاَبُو دَاؤدَ دوسرا لفظ یہ ہے کہ فخر کرنا ساتھ جماع کے حرام ہے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُو یَعْلیٰ وَالْبَیْہَقِیُّ ف
زانی اگر بکر و آزاد ہے تو اوس کی حد سو کوڑے ہیں پھر بعد اس کے ایک سال کیلئے شہر بدر
کردیا جائے اور اگر ثیب ہے تو سو کوڑے مار کر رجم کیا جائے یہانتک کہ مر جائے ایک بار کا اقرار کرنا
کافی ہے مگر چار گواہوں کا ہونا ضرور ہے اقرار و گواہی میں یہ تصریح ضرور ہو کہ ایلاج فرج کا
فرج میں ہوا اور شبہات محتملہ سے اور رجوع کرنے سے بعد اقرار کے حد ساقط ہو جاتی ہے یا عورت
بدستور کواری ہو یا اوسکے بدن میں ہڈی ہو یا مرد مجبوب یا نامرد ہو حاملہ کو رجم نکرینگے جب تک
کہ وہ بچہ جنے اور حالت مرض میں بھی مارنا کوڑوں کا جائز ہے اگرچہ عثکال سے ہو یعنی ایسی لکڑی
سے جسمیں سو شاخیں ہوں ابن عباس کہتے ہیں ایک مرد بنی بکر بن لیث کا پاس حضرتؐ کے آیا
اور کہا کہ مینے ایک عورت سے زنا کیا ہے چار بار حضرتؐ نے اوسکو سو کوڑے مارے اسلئے
کہ وہ بکر تھا الحدیث رَوَاہُ اَبُو دَاؤدَ اور زنا بجبر میں عورت سے حد ساقط ہے اور جو مرد یہ
ثابت کنیز اگر زنا کرے تو اوسکو حد مارے اگر دوبارہ سہ بارہ کرے تو تیسری بار میں

فروخت کردے اگرچہ بعوض ایک رسی کے ہو مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ معلوم ہوا کہ ہر بار زنا پر حد واجب آتی ہے
اور مملوک کی حد نصف حد آزاد ہے کوڑے مارنے میں حدیث زید بن خالد میں آیا ہی سَمِعْتُ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَأْمُرُ فِیْمَنْ زَنٰی وَلَمْ یُحْصِنْ جَلْدَ مِائَۃٍ وَّتَغْرِیْبَ عَامٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

فصل بیان میں لواط کے

حدیث جابر میں فرمایا ہے بڑا ڈر مجھکو اپنی امت پر عمل قوم لوط کا ہی رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالتِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَالْحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ مراد عمل قوم لوط سے اغلام کرنا ہے
لڑکوں سے حدیث بریدہ میں فرمایا ہے ظاہر ہوا فاحشہ کسی قوم میں مگر مسلط کرتا ہی اللہ
اونپر موت کو رَوَاہُ الْحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ مراد فاحشہ سے اس جگہہ لواطت ہے
زنا اور اغلام دونوں کی وجہ سے وبا آتی ہے ابن ماجہ کا لفظ یہ ہی کہ ظاہر ہوا فاحشہ قوم
لوط میں مگر پھیل گیا طاعون جابر کا لفظ رفعاً یہ ہے جب زنا کثرت سے ہوتا ہے تو
گرفتاری بھی بہت ہوتی ہے اور جب لوطیت کثرت سے ہوتی ہو تو اللہ اپنا ہاتھ خلق کے
اوپر سے اوٹھا لیتا ہے کچھ پروا نہیں کرتا کہ کس جنگل میں وہ ہلاک ہوئی رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ حدیث
ابوہریرہ میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا اللہ نے سات شخصوں پر سات آسمانوں کے اوپر سے
لعنت کی ہو اونمیں سے تین شخصوں پر تین بار مکرر لعنت فرمائی ہے اور ایسی لعنت کی کہ وہ اونکو
کفایت کر جائیگی پھر تین بار فرمایا ملعون ہے وہ جو قوم لوط کا سا عمل کرے اور جو ماں باپ
کا عاق ہوا اور جو کہ جورو اور اوسکی بیٹی کو جمع کرے الحدیث رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ وَرِجَالُہٗ رِجَالُ
الصَّحِیْحِ یہی مضمون حدیث ابن عباس میں نزدیک ابن حبان و بیہقی و نسائی کے آیا ہے کہ
لوطی پر تین بار لعنت کی ہی حدیث ابوہریرہؓ میں آیا ہے چار شخص ہیں جو اللہ کے غضب
میں صبح و شام کرتے ہیں ایک مرد زنانہ وضع دوسری زن مردانہ وضع تیسرا جماع

کرنیوالا بہیمہ سے چوتھا مردوں سے اغلام کرنیوالا رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ وَالبَیْہَقِیُّ ابن عباس نے رفعاً کہا ہے جو قوم لوط کا سا کام کرے اوسکو اور مفعول بہ کو قتل کر ڈالو رَوَاہُ اَھْلُ السُّنَنِ اِلَّا النَّسَائِیَّ دوسری روایت میں فرمایا ہے جو پاس بہیمہ کے آئے اوسکو اور بہیمہ کو قتل کر ڈالو عکرمہ کا لفظ یہ ہے کہ قتل کرو فاعل و مفعول و بہیمہ کے پاس آنیوالیکو رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ اغلام سے بدتر علت شیخوخت ہی جسکو مرض ابنہ کہتے ہیں اسکا حکم بہی وہی ہے جو لوطی کا ہے وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ **ف** بغوی رح نے کہا ہی حد لوطی میں علمار کا اختلاف ہے ایک قوم نے کہا اسکی حد وہی زنا کی حد ہے کہ اگر محصن ہے یا نکاح والا تو رجم کیا جائے اور بے نکاح کو سو کوڑے ماریں سعید بن مسیب و عطا و قتادہ و نخعی کا یہی مذہب ہے امام شافعی بہی اسی کے قائل ہیں ابو یوسف و محمد بن حسن سے بہی یہی محکی ہی اور مفعول بہ کو اسی قول کی بنیاد پر سو کوڑے مار کر ایک سال کے لئے شہر بدر کر دیں مرد ہو یا عورت اور بعض کے نزدیک محصن ہو یا غیر محصن رجم ہی متعین ہے ابن عباس و شعبی اسی طرف گئے ہیں یہی قول زہری و امام مالک و امام احمد و اسحق کا ہے نخعی نے کہا کہ اگر کسیکو دوبار رجم کیا جاتا تو لوطی کو کیا جاتا دوسرا قول امام شافعی کا یہ ہی کہ فاعل و مفعول کو قتل کر ڈالیں منذری نے کہا چار خلفا نے لوطی کو آگ میں جلا دیا تھا ابو بکر و علی و ابن زبیر و ہشام بن عبد الملک ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ کام باتفاق رائے صحابہ کیا تھا انتہی میں کہتا ہوں قتل کرنا دونوکا بموجب حدیث کافی ہی آگ کا عذاب کرنا موجب حدیث ممنوع ہی شاید یہ حدیث اوس وقت مشہور نہوگی شوکانی رح نے کہا ہے جسنے لواطت کی ساتھہ ذکر کے وہ مقتول ہوگا اگرچہ بکر ہو اسیطرح مفعول بہی قتل کیا جائیگا جبکہ مختار ہوگا اور جسنے بہیمہ سے یہ کام کیا اوسکو تعزیر کیجائیگی **ف** حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے تین شخصوں کی گواہی قبول نہیں ہے راکب و مرکوب و راکبہ و مرکوبہ امام جائز رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ مراد اغلام و مساحقت ہے ابن عباس رفعاً کہتے ہیں منظر نہیں کرتا

اللہ طرف اوس مرد کے جو پاس مرد کے یا عورت کے دبر میں جاتا ہے رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ حِبَّانَ
حدیث ابن عمرو میں فرمایا ہے لوطیت صغری یہ ہے کہ مرد عورت کی دبر میں جاوے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَ
رِجَالُھُمَا رِجَالُ الصَّحِیْحِ عمر کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ اللہ شرم نہیں کرتا حق سے تم عورتوں کے دبر میں نجاؤ
رَوَاہُ اَبُوْ یَعْلٰی بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ یہی مضمون حدیث خزیمہ بن ثابت میں رفعاً نزدیک ابن ماجہ و نسائی
کے باسناد جید آیا ہے جابر رفعاً کہتے ہیں نہی فرمائی ہے محاشِ نسار سے رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ وَرُوَاتُہٗ ثِقَاتٌ
اصل نہی میں تحریم ہوتی ہے دار قطنی کا لفظ یہ ہے تم شرماؤ خدا سے خدا نہیں شرماتا حق کہنے سے
حلال نہیں ہے تمکو آنا حشوش نسار میں حدیث عقبہ بن عامر میں فرمایا ہے لعنت کرے اللہ اونپر
جو محاشِ نسار میں آتے ہیں رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ مراد محاش و حشوش سے دبر ہے ابو ہریرہ کا لفظ
رفعاً یہ ہے جو آیا اعجاز نسار میں وہ کافر ہوا رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ وَرُوَاتُہٗ ثِقَاتٌ اعجاز کنایہ ہے دبر سے
ابن ماجہ و بیہقی کا لفظ ابو ہریرہ سے رفعاً یہ ہے نظر نہیں کرتا اللہ طرف اوس مرد کے جو عورت
کی دبر میں آتا ہے دوسرا لفظ یہ ہے کہ وہ ملعون ہے رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَاَحْمَدُ تیسرا لفظ یہ ہے کہ جس نے حیض یا
دبر میں آنیوالا منکر قرآن ہے علی بن طلق نے مرفوعاً کہا ہے مت آؤ پاس عورتوں کے ونکے
استاہ میں اللہ حق سے شرم نہیں کرتا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ حِبَّانَ مَعْنًا
مراد استاہ سے برازگاہ ہے اسجا صل گناہ شرمگاہ کے کئی ہیں ایک زنا دوسرے لواطت تیسرے مساحقت
چوتھے یہ فعل ساتھ بہیمہ کے کرنا سو لواطت میں علت اینہ داخل ہے اور مساحقت میں آلہ سے
یا اندام سے حرکت کرنا شامل ہے بہیمہ میں فاعل یا مفعول ہونا شریک ہے اور یہ سب کبائر عظمی
ہیں بعض میں حد آئی ہے اور بعض میں تعزیر اور لعنت سو ملعونکا گھر دوزخ ہے اور تائب کا گھر بہشت

فصل بیان میں گانے بجانے کے

حدیث ابو امامہ میں فرمایا ہے ایک قوم اس امت کی کہا سب شراب لہو و لعب میں

رات بسر کرینگی صبح کو بندر سور بنجائیگی جو لوگ گانیوالیاں اختیار کریں گے اوپر قوم عاد کی طرح ہوا عقیم آئیگی اور ہلاک کردیگی الحدیث رواہ احمد مراد لہو ولعب سے کہیل کود تماشا گانا بجانا ہنسنا ٹہٹہے مارنا مسخراپن کرنا اور مانند اسکے ہی علی مرتضیٰ نے رفعاً کہا ہی جب یہ امت گانا بجانا اختیار کریگی قینات ومعازف لیگی تو اوپر بلا اوتریگی یا خسف یا مسخ ہوگا رواہ الترمذی وقال غریب ابو امامہ کہتے ہیں حضرت نے فرمایا اللہ تعالی نے مجھکو رحمت وہدایت عالم کرکے بھیجا ہے اور مجھکو یہ حکم دیا ہے کہ میں مزامیر وکبارات یعنی برابط ومعازف و اوثان کو جو جاہلیت میں پوجے جاتے تھے مٹادوں رواہ احمد بطولہ بربط کہتے ہیں عود کو معازف سے مراد باجے ہیں کوئی سا باجہ بھی ہو طبلہ سارنگی ڈہول چنگ وغیرہا ان چیزوں کا ذکر ہمراہ بت پرستی کے کیا ہے یہ سخت وعید ہے عبادہ بن صامت کا لفظ رفعاً یہ ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے شب بسر کریں گے کچھ لوگ میری امت کے اشر وبطر ولہو ولعب پر پہر صبح کو وہ بندر سور ہو جائیں گے یہ اس لیئے کہ وہ اللہ کی حرام چیزوں کو روا کہیں گے اور گانیوالیاں اختیار کرینگے اور شراب پئیں گے اور ریشمین کپڑا پہنیں گے اور سود کہائینگے رواہ الامام عبد اللہ بن الامام احمد مراد اشر وبطر سے اختیار کرنا امر باطل کا ہے میں کہتا ہوں یہ سب باتیں اس امت میں متفرق طور پر اور کسی جگہ بطور اجتماع کے مروج ہو گئی ہیں اور اس مدت تیرہ سو برس ہجری میں ایسے لوگوں کے اندر مسخ وخسف بہی بعض شہروں میں ہو چکا ہے علمانے ذکر اوسکا تاریخوار لکہا ہے یہ حضرت کا معجزہ ہے کہ جیسا فرمایا تہا ویسا ہی ہوا پہر جو لوگ ناچنے گانے بجانے بادہ خواری وزناکاری کہیل تماشے ولباس ریشمی پہننے میں رہتے ہیں اونکا خدا ہی حافظ ہے اگر اسجگہہ خسف ومسخ سے بچ گئے ہیں تو قبر وقیامت میں وبال سے ان گناہوں کی کس طرح

له گانیوالی عورتیں ۱۲
له اتراتا اور فخر کرنا ۱۲
له شراب ۱۲

بچ سکینگے وہ تو سیر جہنم کی مدت دراز تک جسکی نہایت اللہ ہی کو معلوم ہی ضرور کرینگے اگر ایمان پر مرے ہیں ورنہ خیر سلا ابو مالک اشعری نے حضرت کو سنا فرماتے تھے کچھہ لوگ میری امت کے شراب پئیں گے اوسکا کچھہ اور ہی نام رکہیں گے اونکے سروں پر باجا بجیگا گانے والیاں گائینگی اللہ اونکو زمین میں دہسا دیگا اور کچھہ لوگوں کو بندر و سور بنا دیگا رواہ ابن ماجۃ وابن حبان مدت سے لطف زندگانی و عیش و کامرانی کا انہیں حرکات میں ٹہیر گیا ہے گانے بجانے کا مزا بے دور ساغر شراب بھلا کسکو پسند آتا ہے شاعر نے کہا ہے ؎

بمجلسی کہ در و جام می نمیگردد ۔ سرود مطرب و شور رباب بے نمکست

اونکو خوبی اس رنگ و بہار کی آنکہہ کے بند ہوتے ہی نظر آنے لگیگی عمران بن حصین رفعاً کہتے ہیں اس امت میں خسف و مسخ و قذف ہوگا ایک مسلمان شخص نے کہا اے رسول خدا کب ہوگا فرمایا جبکہ گانیوالیاں اور طرح طرح کے باجے ظاہر ہونگے اور شراب پی جائیگی رواہ الترمذی واستغربہ خسف کہتے ہیں زمین میں دہن جانیکو مسخ کہتے ہیں صورت بدلجانیکو قذف کہتے ہیں پتہر برسنے کو یہ عقاب اس امت میں بعض شہروں کے اندر ہو چکا ہے اللّٰھم احفظنا مگر یاروں کی آنکہہ نہیں کہلتی کانوں میں تیل ڈالکر بیٹہہ رہے ہیں پیشانی پر بل نہیں آتا بدن پر جوں تک نہیں رینگتی معہذا دعوی مسلمانی اور ایمانداری کا رکہتے ہیں کیونکہ انہوں نے یہ سن لیا ہے کہ اللہ غفور رحیم اور یہ نہیں سنا ہو کہ شدید العقاب سریع الحساب بھی ہے حدیث ابن زبیر میں آیا ہے کہ حضرت کا گذر ایک قوم پر ہوا وہ ہنس رہے تہے فرمایا تم ہنستے ہو اور ذکر جنت و دوزخ کا تمہارے درمیان میں ہوتا ہے پہر دیکہا کسی شخص کو مرتے دم تک ہنستے نہ دیکہا انہیں کے حق میں یہ آیت اتری نَبِّئْ عِبَادِیْ اَنِّیْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ وَاَنَّ عَذَابِیْ ھُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ رواہ البزار اسکی سند حسن ہے ابن عمر کہتے ہیں حضرت نے ایکدن خطبہ پڑہا اور فرمایا مت بہولو تم دو بڑی چیزوں کو جنت و دوزخ

ہے اتنی [illegible] شاعر [illegible] کا مطلب [illegible] شراب نوشی [illegible] مجلس [illegible] بجانا [illegible] ۱۲

پھر اتنا روئے کہ دونوں طرف کی ڈاڑہی بھیگ گئی پھر کہا قسم ہے اوسکی جس کے ہاتھ میں ہے جان میری اگر معلوم کرلو تم جو میں جانتا ہوں حال آخرت کا تو چلیو تم طرف جنگل کے اور ڈالو تم اپنے اپنے سر پر خاک کذا رواہ ابو یعلی الغرض جو سزا جس گناہ کی اللہ تعالی یا رسول اللہ نے بیان فرمادی ہے وہ ضرور ملنی والی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ آیات واحادیث خوف سے تو خوف نہیں آتا ہی اور آیات واحادیث رجا پر بھروسا کیا جاتا ہے یہ بھی تو جان رکھو کہ ایمان درمیان امید وبیم کے ہوتا ہی نری امید مذہب فرقہ مرجیہ کا ہے اور نرا خوف طریقہ خارجیوں کا اہل سنت کا ایمان درمیان خوف ورجا کے ہوتا ہی جو نرا امیدوار ہے اور گناہ کیے جاتا ہے اوسکو نفس وشیطان نے دہوکا دیکر راہ آخرت سے گمراہ کردیا ہے اور جو نرا خائف ہے اور رجا نہیں رکھتا وہ اللہ کی رحمت سے ناامید ہے یہ ناامیدی بھی کفر حقیقی ہے اسی لیے خوارج ومرجیہ کو فرقہ ناری میں ذکر کیا ہے انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا ہی جب میری امت پانچ چیزوں کو اپنے لیے روا کریگی تو پھر ہلاک آئیگا ایک لعنت کرنا آپس میں دوسرے پینا شراب کا تیسرے پہننا ریشمی کپڑے کا چوتھے اختیار کرنا گانے والیوں کا پانچویں اکتفا کرنا مردوں کا مردوں کے ساتھ اور عورتوں کا عورتوں کے ساتھ رواہ البیہقی اس زمانے میں یہ پانچوں عیب شرعی اکثر جگہہ موجود ہیں مرد اغلام کرتے ہیں عورتیں مساحقت کرتی ہیں رنڈیوں کا بیڑہ ہر جگہہ موجود ہے میراثنیں گھر گھر آتی جاتی ہیں بھڑووں کا طویلہ جس شہر میں دیکھو طیار ہے خانگیوں کا ہر محلے میں ہجوم ہی کھانا پینا پہننا سب مال حرام سے ہوتا ہی یہی لوگ اکثر خلق کو اچھے معلوم ہوتے ہیں انہیں کی صحبت پسند آتی ہی زمانہ بدل گیا ہی نہ توبہ کا ٹھکانا ہے نہ استغفار کا اتا پتا نہ شرم کا نشان نہ اسلام کا نام نہ ایمان کا ذکر نہ موت کی یاد نہ آخرت کی فکر اسی شکم وشرمگاہ کا رات دن دہندا ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ص امید
ص خوف
ص مرجیہ
خوارج ومرجیہ ...
۱۲

اب چودہویں صدی ہجرت کا آغاز ہی غربت اسلام نہایت کو پہونچ گئی مسلمانی نام کی رہگئی قیامت کا سایہ سر پر آگیا مگر اللہ ورسول سے نہ کسی کو حیا آتی ہے اور نہ قبر وحشر کا کچھہ خوف ہے حالانکہ موت ہر دم اپنا مونہہ دکہا رہی ہے ؂

موئے سفید از اجل ارد پیام　　پشت خم از مرگ بگوید سلام

فصل بیان میں عشق کے

اس مرض کو ساتھہ شراب وزنا کے مثل عناکے ایک مناسبت خاص ہے یہ مرض شہوت فرج سے پیدا ہوتا ہی جس کسی مزاج پر شہوت غالب آجاتی ہے تو یہ بیماری اوس شہوت پرست کو پکڑ لیتی ہی جب وصال معشوق کا محال ہوتا ہی یا میسر نہیں آتا تو عاشق سے حرکات بیعقلی ظاہر ہونے لگتے ہیں لہذا کتب دین میں مذمت عشق کی آئی ہے اور انجام اوسکا شرک ٹہیرایا ہے قرآن وحدیث میں کسیجگہ استعمال اس لفظ منحوس کا نہیں ہوا قصہ زلیخا میں افراط محبت کو بلفظ شغف حب تعبیر کیا ہی یہ حرکت زلیخا سے عالت کفر میں صادر ہوئی تھی ہنود میں بھی ظہور عشق کا طرف عورتوں کے ہوتا ہے بخلاف عرب کہ وہاں مرد عشاق زن ہوتے ہیں جس طرح کہ قیس لیلی پر فریفتہ تہا اس سے بدتر عشق اہل فرس کا ہے کہ وہ امرد پر شیفتہ ہوتے ہیں یہ ایک قسم لواط واغلام کی ہے جسطرح کہ ظہور عشق کا طرف سے عورت کی ایک مقدمہ زنا کا ہے جو کوئی اس مرض کا مریض ہوتا ہے وہ شرابی زانی ہوجاتا ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ گناہ خمر کا اوسکے نفع سے بڑہکر ہے اسی طرح فساد عشق کا اوسکی صلاح سے زیادہ ہے اہل علم نے لکھا ہی کہ عشق بندی کو توحید خدا سے روک کر گرفتار شرک وبت پرستی کر دیتا ہی اسلیئے کہ عاشق معشوق کا بندہ بنجاتا ہے اوسکی رضامندی کو خالق کی رضامندی پر مقدم رکھتا ہے یہی اوسکی صنم پرستی ہے۔

ہر کجا سلطان عشق آمد نماند	قوت بازوے تقوے را عمل

کتاب اغاثۃ اللہفان وکتاب الدواء الکافی اور رسالہ اللتیا والتی میں آفات و
معائب عشق کو تفصیل وار لکھا ہے اللہ تعالے ہر مسلمان کو اس شرک شیرین و
کفر نمکین سے بچا کر اپنی محبت بخشے اور مجاز سے طرف حقیقت کے لائے **ف**
لغت میں معنی لفظ عشق کے افراط محبت کے ہیں شخص کثیر العشق کو عشیق بولتے ہیں
اور تبکلف عشق کرنے کو تعشق بولتے ہیں یہ مرض ہمراہ پارسائی کے نہیں ہوتا ہے
یا بہت کم ہوتا ہے اور ہمراہ فسق و فجور کے کثرت سے ہوتا ہے انسان محبت محبوب میں اندہا
بہرا ہو جاتا ہی سوا معشوق کے کچھ اسکو نہیں سوجھتا حدیث میں فرمایا ہی حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ یعنے
محبت کسی چیز کی تجھکو اندہا بہرا بنا دیتی ہے قاموس میں کہا ہی کہ یہ ایک مرض وسواسی ہی جب خوبی
کسی شے کی فکر پر مسلط ہو جاتی ہے تو نفس عاشق ہو جاتا ہے کتاب سدیدی میں کہا ہی کہ یہ مرض مثل
مالیخولیا ہے مرد بے زن اور اہل بطالت اور سفلہ لوگو نکو لگتا ہے اس سے احتراق خون کا اور
استحالہ سودا کا اور التہاب صفرا کا ہوتا ہے نیند جاتی رہتی ہی قلق کی شدت ہوتی ہی اضطراب
بڑہجاتا ہے طغیان سودا سے فکر فاسد پڑ جاتی ہے فساد فکر سے ندامت و کم عقلی آتی ہی آرزوی
ناتمام کرنے لگتا ہے یہاں تک کہ نوبت جنوں کی ہو جاتی ہے پہر کبہی اپنی جان ہلاک کر دیتا ہے
اور کبہی غم میں گہل گہل کر فنا ہو جاتا ہے ؎

پیشہ عشق کا حاصل تو بتاؤ توفیق	کوئی مجنوں کوئی فرہاد ہے باللہ اعوذ

ہونا شہوت جماع کا ہمراہ عشق کے شاذ و نادر ہے ورنہ علاج اسکا یہی وصال معشوق
ہے اگر بطریق شرعی میسر ہو سکے تو بوڑہی عورتوں کو عاشق پر مسلط کرے وہ اوسکے سامنے
معشوق کی ہجو و مذمت کیا کریں اور اوسکی برائی بیان کریں اور تدبیر مالیخولیا ہی کیجائے

له اس شعر کا خلاصہ یہ ہے کہ جہاں عشق آتا ہے وہاں سے تقوے اور عمل رخصت ہو جاتا ۱۲

یا اوسکو شغل شکار اور علوم عقلیہ میں مشغول کردیں بو علی سینا نے بھی اسی کے لگ بھگ قانون میں لکھا ہے آرسطو نے کہا ہی کہ عشق میں حس ادراک عیوب محبوب سے نابینا ہو جاتا ہے ادمی مبہوت بنجاتا ہی سرنگوں و لاغر اندام ہو کر گرفتار آہ و زاری و ذلت و خاکساری رہتا ہی

عشق میں کیا جو ہوا کوئی بلند آوازہ — آہ ہی نالہ ہے فریاد ہے باللہ اعوذ
کبھی دشواری رنجش تو کبھی مشکل ہجر — روز ایک تازہ تر افتاد ہی باللہ اعوذ
ایک شہ دل ہیں کہ ہی جنکو فراغت حاصل — اک ہمارا دلِ ناشاد ہے باللہ اعوذ

یہ عشق مخنثوں اور کم ہمت عورتوں اور بیکار و فارغ البال لوگوں میں اور اونمیں جو رات دن عورتوں سے محادثت کرتے رہتے ہیں زیادہ ہوا کرتا ہی خشکی دماغ کا علاج کرے اور ایسے شغل میں لگائے جس سے وہ معشوق کو بھول جائے یا جماع کی کثرت کرے کہ اس سے بھی عشق زائل ہو جاتا ہے اس مرض کے ۴۰ نام ہیں یہ وہ بلا ہے جسنے صدہا گھر ویران کر دیے ہزاروں کا ایمان لیلیا کفر پر اونکا خاتمہ ہوا ✤

نہ دن کو چین نہ شب کو قرار ہے ہمکو — یہ عشق کا ہیکو ٹہیرا کوئی بلا ٹہیری

رہی وہ محبت جو درمیان شوہر و زوجہ کے ہوتی ہے سو وہ مذموم نہیں ہی بلکہ شرعًا و عرفًا مطلوب ہی حدیث ابن عباس میں فرمایا ہے لَمْ تُرَ لِلْمُتَحَابَّیْنِ مِثْلُ النِّكَاحِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ یعنے نکاح کی سی الفت کسی چیز دو سے نہیں ہوتی ہی و لہذا انس نے رفعا کہا ہے جب بندی نے نکاح کرلیا تو اب آدہا ایمان اوسکا کامل ہو گیا اب آدہ نصف باقی میں اللہ سے ڈری رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ اس مرض کا غلبہ اہل دولت و امارت میں بہ نسبت اور لوگوں کے زیادہ ہوتا ہے اس لیئے کہ یہ لوگ مالدار صاحب فرصت و فراغت ہوتے ہیں انکو کوئی شغل بجز فسق و فجور و لہو و لعب کے نہیں ہوتا خانۂ خالی دیو می گیرد مولانا روم نے فرمایا ہے ؎

عشق نبود اینکہ در مردم بود — این فسادِ خوردن گندم بود

جسکو یہ بیماری لگجاتی ہے وہ مرتے دم تک صحت یاب نہیں ہوتا جو انیکا روگ بڑھاپے تک

رہتا ہے ہاں اگر کسی وقت کوئی آفت و بلا ناگہانی بسبب ان گناہوں کے سر پر آجاتی ہے تو اوس وقت عشق کو بھول جاتا ہے ؎

چنانچہ قحط سالی شد اندر دمشق	که یاران فراموش کردند عشق

ایک طریق تحریک عشق کا یہ بھی ہے کہ شہوت پرست لوگ داستان عشق کی کتابیں سنتے پڑھتے ہیں جیسے فسانہ عجائب و بوستان خیال و مثنوی میر حسن و مثنوی میر تقی و نحوہا ان مضامین کا اثر دل میں پڑتا ہے فسق کا جوش بہ خاطر سے اوٹھتا ہے قرآن پاک میں نام اسکا لَهْوَ الْحَدِيث رکھا ہے اور انجام اوسکا ضلالت و گمراہی بتایا ہے اگلی امتوں میں جب کسی امت پر اللہ کا عذاب آیا ہے وہ دو ہی حالتوں میں آیا ہے ایک وقت شغل لہو و لعب کی دوسرے وقت خواب کے حالت غفلت میں یہ ذکر بھی قرآن میں موجود ہے یہ عشق جو کہ عین فسق ہوتا ہے اور ایک طرح کی بت پرستی و شرک ہے اسی وجہ سے اکثر عشاق و فساق کا خاتمہ بالخیر نہیں ہوتا جنت الفردوس کا عیش دائمی اور وہاں کے معشوقان بے مثل کو چھوڑ کر اور اس دار فانی کے صور حسنہ بے بقا میں مبتلا ہونا پھر غالباً آتش فراق میں جلنا اور اتفاقاً وصال محبوب فانی سے لذت ناپائدار اوٹھانا اور اللہ کی آتش قہر و غضب کو بھڑکانا اور اپنی آبرو و عزت و شرافت و مال و ایمان و دین کو خاک میں ملانا بجز بدبختی و کم طالعی و سیاہ قسمتی و سوء خاتمہ کے اور کیا ہے ؎

آگ تھے ابتدای عشق میں ہم	اب ہوئے خاک انتہا ہے یہ

یہ عشقبازی اگر کوئی عمل حسنہ ہوتا تو ہر سعادتمند و عقلمند و شریف اسی فعل کو اختیار کرتا حالانکہ اکثر اختیار کرنیوالے اسکے بموجب کتب طب و شرع کے وہ لوگ ہوتے ہیں جو بے عقل مخنث طبع کم ہمت ناکام نامراد ہیں اور نظر سے اہل عقل و شرف و دین کے گرجاتے ہیں

ہر شخص اونکو بنظر حقارت وخفت وذلت دیکھتا ہی اور شہوت پرست سگ طینت خوک سیرت جانتا ہی گو وہ بسبب اپنی مستی و دیوانگی کے کچھہ نہ سمجھیں اور دین کو عوض شکم و فرج کے برباد دین اور روسیاہ دارین ہوں دولتمند وہ نہیں جو کوئی پیشہ عشقبازی کرتا ہی لوگ اوسکے منہہ پر برائی اوسکی نہیں کرتے لکن دلمیں اور اوسکے پیچھے اوسکے حرکات پر ہنستے ہیں اور وہ غریب آدمی ہر محفل کا نقل اور شیطانکا مسخرہ ہوجاتا ہی عشق کی خاصیت اصلی یہہ ہی کہ ایک معشوق ہوتا ہی اور جس کے بہت سے معشوق ہوں اور ایک کو چھوڑے اور دوسرے کو پکڑے تو ہرگز یہ عشق نہیں ہی شوق زنا اور عیاشی ہی حدیث میں آیا ہی لَعَنَ اللّٰهُ الذَّوَّاقِيْنَ وَالذَّوَّاقَاتِ یعنی لعنت کرے اللہ اون مردوں اور عورتوں پر جو مزا چکھتے پھرتے ہیں اور حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہی آنکھہ کا زنا دیکھنا ہی اور کانکا زنا سننا اور زبانکا زنا بات کرنا اور ہاتھہ کا زنا پکڑنا اور پاؤں کا زنا چلنا اور دل چاہتا ہی اور تمنا کرتا ہی شرمگاہ چاہے سچا کرے یا جھوٹا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور یہہ بھی فرمایا ہی اِنَّ الْمُخْتَلِعَاتِ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ یعنی جو عورتیں خلع کرتی ہیں وہ منافقہ ہوتی ہیں اور جو عورت بے سبب طلاق لینا چاہتی ہے وہ جنت کی ہوا بھی نہ پائیگی رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ ثَوْبَانَ رَفَعَهُ دوسرا لفظ یہہ ہے جس عورت نے اپنے خاوند سے سوال طلاق کا کیا بے سبب تو بہشت اوسپر حرام ہی رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ ہر چند متعدد نکاح کرنا جائز ہی لکن جو عورتیں خاوندونکو چھوڑکر دوسرا تیسرا چوتھا پانچواں نکاح کرتی ہیں یہ حقیقت میں فی الفقہ گیر ہیں انکا نکاح حقیقت میں حکم زنا کا رکھتا ہی اگرچہ ظاہر میں صورت شرعی ہوتی ہی نکاح شرعی یہہ ہی کہ خاوند نے طلاق دیدی ہو یا مر گیا ہو اور عورت واسطے پارسائی اور ضرورت نان نفقہ کے دوسرا نکاح کرلے اسکے سوا جو صورت ہے وہ درپردہ زنا ہے اور زنا کا حکم پہلے مذکور ہوچکا ہے اللہ تعالی صورت و اعمال کو نہیں دیکھتا ہے دلوں اور نیتونکو دیکھا کرتا ہے علمانے لکھا ہے کہ سب سے پہلے جس سے زنا و عشق و

خیانت و شرک نکلا اگر وہ عورتوں نکلا ہے اسی جگہہ سے صاحب شرع نے عورتونکو ناقص العقل وناقص الدین فرمایا ہی اور کہا ہی کہ سب سے زیادہ دوزخ میں یہی عورتین ہونگی اسلئے کہ وہ ان عیبوں سے ہرگز خالی نہیں ہوتیں مگر جسکو اللہ بچائے یا توبۃ النصوح نصیب کرے اور انکی ذات بیوفا ہوتی ہی انکے ساتھہ کیساہی اچھا برتاؤ کرو ایک ادنی امر پر جو خلاف انکے مزاج کے ہوتا ہی بدلجاتی ہیں اور خاوند سے کہتی ہیں کہ تونے ہمارے ساتھہ کوئی سلوک نہیں کیا یہ سخن دروغ و فریب آمیز سے خوش رہتی ہیں اور سخن راست سے ناراض ہوتی ہیں انکی خوشی وناخوشی انکی شرمگاہ میں ہوتی ہے و لہذا احادیث میں آیا ہی کہ مردوں میں تو بہت مرد کامل ہوئے مگر عورتوں میں چارہی عورتیں کامل ہوئیں مراد اعلی درجے کا کمال ہے ورنہ اس امت اسلام میں بحمد اللہ تعالی ہزاروں لاکھوں عورتیں صالحات گذری ہیں اور انکا حال کتابوں میں لکھا ہی اور شرفار کی مستورات ہمیشہ افعال شرعیہ پر قائم رہتی ہیں اور سوا خاوندوں کے کسیطرف آنکھہ اوٹھاکر نہیں دیکھتیں اگر ایسا نہوتا تو سارے مسلمان عورتیں فاسقات ٹھیرتیں اور ساری اولاد حرام کی ہوتی ولد الحلال ڈھونڈہے سے نہ ملتا پھر جو مرد کسی عورت کو تاکتا ہی یا کوئی عورت کسی مرد کو جھانکتی ہی تو یہ ایک دوسرا فن گناہ کبیرہ کا ہی قرآن شریف میں ذکر چھپی آشنائی کا آیا ہے ایسی عورتوں کو جو ظاہر ظہور مثل کسبیوں کے حرام نہیں کرتی ہیں اور چھپ کر وہ زنا کرتی ہیں خانگی کہتے ہیں بعض حکایتیں عشق کی جو کتابوں میں لکھی ہیں وہ پارسالوگونکی ہیں اب فسق و عیاشی کا نام عشقبازی رکھا گیا ہے اگلے زمانہ میں عشاق تباہ حال ہوتے اور خستہ و سرگردان رہتے تھے اس زمانے میں عشاق واسطے وصال معشوق کے طرح طرح کی آرائش پیرایش کرتے ہیں یہی دلیل واسطے فسق ہونے عشق کے کفایت کرتی ہے اگر شہوت پرست نہوتے تو ہرگز یہ ٹھاٹھہ جمایا نجاتا اور کسی ایک ہی معشوق پر کفایت کرتے ہرجائی

نہوتے شیطان ونفس انسان کا دشمن قوی ہے وہ ہرگز راہ حق وعفت پر فساق کو چلنے نہیں دیتا ہر طرح سے لذات وشہوات دنیا میں پہانس کر دوزخ میں لیجانا چاہتا ہے حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہے حُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ یعنی دوزخ شہوتوں سے چہپائی گئی ہے انجام شہوت پرستی کا دوزخ ہے اور بہشت مکروہات سے چہپائی گئی ہے انجام تحمل مکروہات کا بہشت ہے ولہذا دوسرے حدیث ابوہریرہ میں رفعا آیا ہے کہ دنیا ملعون ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر ذکر اللہ کا اور جو کام اللہ سے نزدیک کرے اور عالم اور متعلم رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ دنیا کی مثال عورت سے دی ہے جسطرح عورت بے وفا ہوتی ہے اسیطرح دنیا بھی بیوفا ہے ؎

ایمن مشو ز عشوہ دنیا کہ این عجوز | مکارہ می نشیند و محتالہ میرود

اسیجگہہ سے سلف مسلمین نے دنیا کو طلاق بائن دیدی تہی اور دل کو محبت سے اس دار ناپایدار کی اوٹہاکر آخرت کو اختیار کیا تہا ؎

دل برین منزل فانی منہی | رخت بربند کہ انا للہ !

دنیا کا سارا عیش وعزا اور یہاں کی ساری لذت وشہوت مثل خواب وسراب کے ہے اور آخرت کا عیش دائم اور وہاں کی نعمت قایم رہنے والی ہے اللہ تعالے ہر مسلمان کو اپنی محبت اور رسول کی محبت اور نیک بندوں کی محبت اور اعمال صالحہ کی محبت دے کہ اس محبت کا نتیجہ لذت وحلاوت جاودان اور نعیم مقیم جنان ہے اور محبت غیر حلال اور افعال فسق سے بچائے کہ ہر شخص کا حشر اوسی کے ساتھہ ہوگا جسکو وہ دنیا میں دوست رکھتا تہا اگر فساق فجار اوسکے دوستدار ہیں اور صحبت

[illegible] ۱۲

بد ہے تو وہ سارا جلسہ جہنم میں جائیگا اور اگر مرد کو بی بی سے یا بی بی کو خاوند سے محبت ہے اور دونوں نیک بھی ہیں تو وہاں بھی یکجائی نصیب ہو گی اور اگر بسبب تفاوت اعمال کے جگہہ ہر ایک کی دوسری ٹہیر گی تو اللہ تعالے نعم البدل عطا کریگا حدیث معاذ بن جبل میں فرمایا ہے جب کوئی بی بی اپنے شوہر کو دنیا میں ستاتی ہے تو اوسکی زوجہ حور عین کہتی ہے تو اسکو ایذا نہ دے اللہ تجھکو قتل کرے یہ تو تیرے پاس دخیل ہے عنقریب یہ تجھکو چھوڑ کر میرے پاس آجائیگا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ مراد دخیل سے مہمان ہے ہمنے بیان حقوق زوجین کا رسالہ صلاح ذات البین مین کیا ہے بہر حال فتنہ اس عشق وفسق کا سارے اعمال بد سے بمراتب زیادہ تر ہے اگر خلق کو انجام اپنا معلوم ہو جائے تو ہنسنا بہول جائیں اور سوا رونے کے کچہہ کام انکو نہو لیکن ابلیس لعین کب یہ چاہتا ہے کہ وہ تنہا دوزخ میں جائے اوسکا مطلب تو یہی ہے کہ ایک لشکر عشاق فساق کو بھی ہمراہ اپنے سیر سقر کی کرائے عافانا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ عَنْ جَمِیْعِ الْمَعَاصِیِّ وَالْاٰفَاتِ یہ رسالہ آج روز شنبہ ۱۲-جمادی الآخرہ سنہ ۱۳۰۵ ہجری کو تمام ہوا ⁂

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

اب بار دوم ۱۲- محرم الحرام روز چہار شنبہ سنہ ۱۳۳۸ ہجری کو تمام ہوا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

تنبیہ اول مرتبہ رسالہ ہذا سنہ ۱۳۰۵ھ بموجودگی علامۂ زمان نواب صدیق حسن خانؒ بھوپال میں چھپ چکا تھا اسوقت کا چھپا ہوا رسالہ مدت سے کمیاب بلکہ نایاب تھا اسلیئے دوسری مرتبہ شیخ حاجی حمید اللہ صاحب سوداگر دام اللہ فیوضہم نا شر سنن سید المرسلین کیطرف سے عامۃ المسلمین کے فائدہ کیواسطے مفت حسبۃً للہ شائع ہوا ہے چونکہ یہ پانچوں مرض آج کل کثرت سے رائج ہیں اور دن بدن انکو ترقی ہو اسلیئے ضروری تھا کہ کچھ انکا تدارک کیا جاتا جس سے بندگان خدا کو نصیحت ہوتی اور وہ اپنے ان بدفعلوں سے باز آتے اردو میں ان مجموعات خمسہ کا یہ پہلا رسالہ ہے جو اپنے باب میں بےنظیر و بےمثال ہے اور ان مجموعات خمسہ سے بچنے کیلیئے ڈھال کا کام دیتا ہے اور امراض مہلکہ سے بچا کر صراط مستقیم کی ہدایت کرتا ہے رسالہ **منقولہ** مطابق اصل ہے کچھ کمی و بیشی نہیں کیگئی البتہ مصحح کیطرف سے اتنا ضرور کیا گیا ہے کہ جہاں کہیں متن میں الفاظ مشکل تھے اوسکے معنی حاشیہ میں کھول دیئے گئے ہیں تاکہ آسانی سے مطلب حل ہو سکے۔ فقط عبد الستار کلانوری نزیل دہلی مصحح رسالہ ھذا اللہم اغفر لمؤلفہ ومن طبعہ وصححہ و عمل بما فیہ ورحم اللہ امرأ قال آمینا ــــــــ